خلافت لائبریری۔ ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

22۔اکتوبر 1996ء | گل

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 46-81 نمبر 241 | منگل 8 جمادی الثانی۔ 1417ھ 22 اخاء 1375ہش 22 اکتوبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ پاکیزہ تبدیلی چاہتا ہے

اللہ تعالیٰ ایک تبدیلی چاہتا ہے اور وہ پاکیزہ تبدیلی ہے جب تک وہ تبدیلی نہ ہو عذاب الٰہی سے رستگاری اور مخلصی نہیں ملتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک قانون اور سنت ہے اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہی یہ فیصلہ کر دیا ہے (-) سنت اللہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ آسمان میں اس کے لئے تبدیلی ہو یعنی وہ ان عذابوں اور دکھوں سے رہائی پائے جو شامت اعمال نے اس کے لئے تیار کئے ہیں اس کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے اندر تبدیلی کرے۔ جب وہ خود تبدیلی کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق جو اس نے (-) کیا ہے اس کے عذاب اور دکھ کو بدلا دیتا ہے اور دکھ کو سکھ سے تبدیل کر دیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

امتحان کے مشکلات بہت سخت ہوتے ہیں۔ جب دنیوی امتحانوں کا یہ حال ہے تو پھر دینی امتحان کا کیا حال ہے۔ انسان دنیوی امتحان کے واسطے کیا کیا تیاریاں کرتا ہے اور کس قدر فکر اور غم اس کو ہوتا ہے اور کیسی کیسی شاقہ محنت برداشت کرتا ہے۔ بے فکری ہے تو کس سے؟ دینی امتحان سے۔ نہیں محنت کی جاتی تو کس کے واسطے؟ دین کے امتحان کے واسطے۔ (-) اللہ تعالیٰ بھی ایک امتحان کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اس کا بھی کچھ فکر کرنا چاہئے اور اس امتحان کے واسطے بھی کچھ تیاری کرنی ازبس لازمی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 541)

متکبر خدا تعالیٰ کے تخت پر بیٹھنا چاہتا ہے پس اس قبیح خصلت سے ہمیشہ پناہ مانگو۔ خدا تعالیٰ کے تمام وعدے بھی خواہ تمہارے ساتھ ہوں مگر تم جب بھی فروتنی کرو۔ کیونکہ فروتنی کرنے والا ہی خدا تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے۔ دیکھو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابیاں اگرچہ ایسی تھیں کہ تمام انبیائے سابقین میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ مگر آپ کو خدا تعالیٰ نے جیسی جیسی کامیابیاں عطا کیں آپ اتنی ہی فروتنی اختیار کرتے گئے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص آپ کے حضور پکڑ کر لایا گیا۔ آپ نے دیکھا تو وہ بہت کانپتا تھا اور خوف کھاتا تھا مگر جب وہ قریب آیا تو آپ نے نہایت نرمی اور لطف سے دریافت فرمایا کہ تم ایسے ڈرتے کیوں ہو؟ آخر میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہی ہوں اور ایک بڑھیا کا فرزند ہوں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 548)

ذکرِ الٰہی کی عادت ڈالنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

جنہوں نے اس دنیا میں اور آنے والے زندگی میں خدا تعالیٰ کے انتہائی پیار کو حاصل کرنا ہو وہ بغیر کسی بار کے جو محسوس کریں ذکر کی عادت ڈالیں۔ یہ عادت کی بات ہے۔ ذکر جو ہمیں دین حق نے سکھایا ہے عادت سے تعلق رکھتا ہے۔

ایک دفعہ، میں نے پہلے بھی بتایا تھا میں کالج میں پرنسپل تھا تو جب امتحان کے پرچے بھجوائے جاتے تھے تو کئی سو دستخط کرنے ہوتے تھے اچھے پندرہ بیس منٹ لگ جاتے تھے ایک کلرک تیز کام کرنے کے لئے پاس کھڑا ہوا ورقے الٹاتا تھا مجھے خیال آیا میں نے اسے کہا کہ دیکھو میں ساتھ ساتھ تحمید اور تسبیح بھی کرتا ہوں جو آسانی سے سوڈیڑھ سو دفعہ ہو جاتی ہے۔ دستخط بھی کرتا جاتا ہوں۔ دستخط کرتے وقت (اللہ پاک ہے) کہنا دستخط کرنے میں روک تو نہیں وہ تو مسل (Muscle)

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ محترمہ محمد بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم محمد رشید صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ آف گھنوکے ضلع سیالکوٹ مورخہ 96-10-12 کو قریباً 85 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اگلے دن مورخہ 96-10-13 کو صبح مکرم محمد آصف خلیل صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا اسی دن ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ مغرب کے بعد بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ بعد از تدفین مکرم رفیق احمد ثاقب نائب ناظر مال نے دعا کرائی۔ موصوفہ مکرم محمد نسیم صاحب صدر جماعت احمدیہ گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ کی والدہ تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم مبشر احمد طاہر صاحب ابن مکرم چوہدری عبداللطیف اٹھوال صاحب اکاؤنٹنٹ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے حضرت صاحب نے بچے کا نام ازراہ شفقت "مصور احمد" عطا فرمایا ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی زندگی عطا کرے۔ اور خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم خادم حسین رند کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

○ عزیز مکرم شکیل احمد ابن رفیق احمد ڈرائیور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کی موٹر سائیکل کے ایک ایکسیڈنٹ میں بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ اس وقت عزیز فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مبارک احمد ڈان۔ ڈرائیور دفتر مال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ موٹر سائیکل کے حادثہ میں زخمی ہوئے ہیں ان کے بائیں ٹانگ پر زخم آئے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خدا کے ساتھ کسی دوسری چیز کو ہرگز شریک مت ٹھہراؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

22- اخاء 1375 ہش 22 - اکتوبر 1996ء

ذہنی اور قلبی قرب

دو دوست ایک دوسرے سے فاصلے پر ہوں تو ان کی محبت یہ تقاضا کرتی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے قریب آئیں۔ ایک دوسرے سے ملیں۔ اور اس ملاقات کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔ جب کسی دوست کا خط ملتا ہے تو چونکہ اس میں دوست نے باتیں کی ہوتی ہیں اس لئے اسے بھی نصف ملاقات کہا جاتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ دوست خود چل کر پاس آگیا ہے۔ اگرچہ آیا تو نہیں ہوتا لیکن باتوں کی وجہ سے لگتا یہی ہے کہ وہ پاس آگیا ہے۔ بہرحال دوستوں کو جسمانی قرب کا بڑا خیال رہتا ہے۔ وہ ایک دوسرے سے ملنا چاہتے ہیں ایک دوسرے کے قریب رہنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کسی کا کسی دوسرے شخص سے جسمانی قرب ہی سب کچھ ہے۔ جب تک ذہن نہ ملتے ہوں دل نہ ملتے ہوں قرب کا کوئی فائدہ نہیں۔ قرب کا نقصان بھی ہو سکتا ہے اور وہ اس طرح کہ کون جانے کہ آپ کے ساتھ والا شخص جو جسمانی طور پر آپ کے بہت قریب ہے وہ آپ کا دوست ہے یا دشمن۔ آپ کے فائدے کی کوئی بات کرنی چاہتا ہے یا آپ کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے۔ پس کہا جا سکتا ہے کہ اگرچہ جسمانی قرب بھی اہمیت رکھتا ہے لیکن اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ذہنی اور دلی طور پر قرب حاصل ہو۔ اور اسی کو حقیقی قرب کہا جا سکتا ہے۔ مثلاً حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا یہ ارشاد دیکھئے فرماتے ہیں:۔

"جو خط آتا ہے میں اسے پڑھ کر اس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا جب تک دعا نہ کرلوں کہ شائد موقعہ نہ ملے یا یاد نہ رہے۔ مگر دعا دو قسم کی ہے۔ جو اس کوچے میں داخل ہووے وہی خوب سمجھتا ہے۔ ایک معمولی' ایک شدت توجہ سے۔ اور یہ آخری صورت ہر دعا میں میسر نہیں آتی۔ سوز اور قلق کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں۔ کوئی مخلص ہو تو اس کے لئے خود ہی دعا کرنے کو جی چاہتا ہے۔ یوں تو ہر ایک شخص جو ہماری جماعت میں داخل ہے اس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں مگر مذکورہ بالا حالت ہر ایک کے لئے میسر نہیں آتی۔ یہ اختیاری بات نہیں۔ پس جسے جوش دلانا ہو وہ زیادہ قرب حاصل کرے"

اگرچہ ظاہرا طور پر جسمانی قرب بھی مراد لیا جاسکتا ہے لیکن جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے جسمانی قرب سے زیادہ اہم ذہنی اور دلی قرب ہے۔ محض حضرت صاحب کی معیت میں ہونا کافی نہ تھا۔ وہ دوست یا وہ بزرگ جو معیت میں بھی تھے اور ذہنی اور دلی قرب بھی انہیں حاصل تھا انہوں نے بڑے بڑے درجات پائے ہیں اور ان کا قرب ہی حقیقی قرب تھا۔ ایسے لوگ اگرچہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں میل بھی دور ہوں تو انہیں ایک لحاظ سے قرب حاصل رہتا ہے۔ وہ ذہنی طور پر بھی قریب ہوتے ہیں اور دلی طور پر بھی۔ اسی لئے بیعت کے متعلق بھی حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کرتا ہے اور پھر بیعت کی پرواہ نہیں کرتا یا بیعت کے الفاظ پر پوری طرح عمل پیرا نہیں ہوتا ان کے مفہوم کو نہیں سمجھتا۔ اس سے وہ شخص زیادہ بہتر ہے جو سینکڑوں بلکہ ہزاروں میل کے فاصلے پر بیعت کرتا ہے لیکن بیعت کے ہر لفظ کو سمجھتا اس کے متعلق سوچتا اور اس پر پوری طرح عمل کرتا ہے۔ کیونکہ حقیقی بیعت صرف الفاظ کا دہرانا نہیں بلکہ ان پر عمل کرنا ہے۔ اور صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کرلینا کافی نہیں۔ اگرچہ ایک قسم کا قرب تو یہ ہے لیکن اصل قرب وہ ہے جو ذہنی اور دلی طور پر میسر آئے۔

پس حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے زیادہ قرب حاصل کرنے کا پہلے بھی یہی طریق تھا اب بھی یہی ہے اور ہمیشہ یہی طریق رہے گا کہ ذہنی اور دلی قرب حاصل کیا جائے۔ حضرت صاحب کے ارشادات پر توجہ دی جائے اور ان پر اخلاص کے ساتھ عمل کیا جائے۔ ہر وہ شخص جو ایسا کرتا ہے وہ ان افراد میں شامل ہے جو دعا کے لئے جوش دلاتے ہیں۔

ہمیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دعائیں اسی طرح لگ سکتی ہیں کہ ہم قرب حاصل کریں۔ اور قرب حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ آپ سے ذہنی اور دلی ہم آہنگی پیدا کی جائے۔ اور آپ کے ہر ارشاد کی تعمیل کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔ ح

اخلاص کا میزان نظر تو نہیں آتا
لیکن یہ حقیقت ہے کہ میزان ہے موجود
مقدار تو آتی ہے نظر آنکھ کو لیکن
کیفیتِ ایماں کے لئے عقل ہے محدود

ابو الاقبال

○

جسے ملا ہو مزا خدا کی کبھی محبت کی چاشنی کا
اُسے نہ کھٹکا تباہیوں کا نہ ڈر ہے اوروں کی دشمنی کا

نہ ماپ روحانیت کی تاروں کو اپنے محدود فاصلوں سے
ہیں تیری پیمائشیں اکارت کہیں کنارہ ہے روشنی کا؟

یہ تیرا دعویٰ عجیب سا ہے نہیں تُو پابند ہے کسی کا!
"دنا" سے پہلو بچا لیا تو غلام آخر بنا "دُنی" کا!

تُو ابتلاؤں کے ڈر سے پیچھے ہٹا ہے پیچھے بھی مُڑ کے دیکھا؟
خبر ہے تجھ کو کہ تیرا پیچھا ہے موت کے دستِ آہنی کا؟

یہاں کے نو خیز طالبوں کے کُھلیں گے اُس دن جہاں پہ جوہر
کہ جب نتائج سے ان کے غیروں کو ہوگا احساس کم سنی کا!

نہ ان کی خفگی سے بدگماں ہو۔ وہ آنکھ جس سے گری ہے بجلی
اُسی میں بادل چُھپا ہوا ہے۔ ثبوت اُن کی فروتنی کا!

ہے تجھ پہ احسان یہ بھی احمدؔ کہ تجھ کو توفیق ہے دعا کی
کہ راہ سیدھی رہے میسّر نہ خوف ہو راہِ منحنی کا!

الفرقان نومبر 1972ء — شیخ نصیر الدین احمدؔ

انسان کو چاہئے کہ مایوس نہ ہووے۔ گناہوں کا حملہ سخت ہوتا ہے اور اصلاح مشکل نظر آتی ہے مگر گھبرانا نہیں چاہئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو بڑے گناہ گار ہیں۔ نفس ہم پر غالب ہے ہم کیونکر نیکو کار ہو سکتے ہیں ان کو سوچنا چاہئے کہ (صاحب ایمان) کبھی ناامید نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونے والا شیطان ہے۔ اور کوئی نہیں (صاحب ایمان) کو کبھی بزدل نہیں ہونا چاہئے گو کہ کیسا گناہ سے مغلوب ہو۔ پھر بھی خدا تعالیٰ نے انسان میں ایک ایسی قوت رکھی ہے کہ وہ بہرحال گناہ پر غالب آہی جاتا ہے۔ انسان میں گناہ سوز قوت خدا تعالیٰ نے رکھی ہے۔ جو اس کی فطرت میں موجود ہے۔

میں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے کہ اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہے اور ابھی بہت وقت باقی ہے تندرست اپنی تندرستی اور صحت پر ناز نہ کرے اسی طرح اور کوئی شخص جو عمدہ حالت رکھتا ہے وہ اپنی وجاہت پر بھروسہ نہ کرے۔ زمانہ انقلاب میں ہے۔ یہ آخری زمانہ ہے اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے۔ اس وقت صدق و وفا دکھانے کا وقت ہے اور آخری موقعہ دیا گیا ہے یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا(-) بڑا ہی بد قسمت وہ ہے جو اس موقعہ کو کھودے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

حضرت (بانی سلسلہ) تقویٰ کے موضوع پر ایک نظم لکھ رہے تھے۔ جب آپ اس مصرعہ پر پہنچے کہ "ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے" تو معاً (خدا تعالیٰ نے بتایا) اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے۔" حضرت (بانی سلسلہ) کے اور بھی بعض ایسے اشعار ہیں جن میں ایک مصرعہ آپ نے کہا تو دوسرا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ ایک بہت ہی گہری حکمت کی بات ہے کہ اگر تقویٰ کی جڑ رہے تو سب کچھ رہا ہے۔ (کلام الٰہی) اس مضمون کو یوں بیان فرماتا ہے کہ (صاحب ایمان) کی زندگی کا شجرہ طیبہ یعنی پاکیزہ درخت ایسا ہوتا ہے کہ اس کی جڑ زمین میں بہت گہری پیوست ہوتی ہے۔ اور اس کی شاخیں آسمان تک پہنچتی ہیں۔ اس میں (شاخیں آسمان میں) کہہ کے ثابت کی تصویر کھینچی گئی ہے امر واقعہ یہ ہے کہ درخت کی جڑیں جتنی گہری اور مضبوط ہوں اسی نسبت سے اس کی شاخیں بلند ہو سکتی ہیں' اس کا اتنا اونچا ہو سکتا ہے۔ وہ درخت جن کی جڑیں سطحی ہوں وہ بہت اونچا قد اختیار نہیں کر سکتے اور اگر کسی اونچائی تک پہنچ بھی جائیں تو ہوا کے معمولی تھپیڑے سے ہی وہ اکھڑ جاتے ہیں۔ ثابت کہہ کر یہ اعلان فرمایا کہ اس کی جڑیں اتنی گہری ہوتی ہیں کہ (صاحب ایمان) کے وجود کا وہ درخت اگر آسمان تک بھی بلند ہو جائے اور اس کی شاخیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں تب بھی جڑ نہیں ہلتی اور وہ تقویٰ کی جڑ ہے۔ (صاحب ایمان) کی ساری روحانی زندگی کی نشوونما کی بناء اسی پر ہے۔ اس کے وجود کا استحکام اس پر مبنی ہے۔ ابتلاؤں سے بچنے کا گر اسی میں موجود ہے کیونکہ ابتلاء کی مثال تو ایسی ہے جیسے زلزلے آئیں اور آندھیاں چلیں تو وہ درخت جن کی جڑیں کمزور ہوتی ہیں وہ اکھڑ جایا کرتے ہیں۔ پس جب حضرت (بانی سلسلہ) کو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ "اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے" تو اس میں وہ سب کچھ بیان کر دیا جس کو معلوم کرنے کی ایک (صاحب ایمان) کو حاجت ہوتی ہے۔

اس مضمون کا زندگی کے ہر شعبے سے تعلق ہے صبح سے لے کر رات تک اور رات سے صبح تک ایک انسان کی زندگی پر جتنے بھی لمحات گزرتے ہیں ان سب لمحات میں یہ مضمون کسی نہ کسی رنگ میں اپنا اثر ظاہر کر رہا ہوتا ہے یا تو کامیابی کا جلوہ دکھا رہا ہوتا ہے یا انسان پر ناکامی کا کوئی داغ لگا رہا ہوتا ہے۔ زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہیں اور انسانی دلچسپی کا کوئی شعبہ نہیں جس کا اس مضمون سے تعلق نہ ہو مثلاً جو لوگ کثرت سے مجھے مالی معاملات میں' لین دین کے جھگڑوں سے متعلق لکھتے ہیں اس کا ایک علاج تو یہ ہے کہ معاملہ کو قضاء میں پیش کیا جائے' امور عامہ سے کہا جائے کہ وہ سمجھوتہ کرانے کی کوشش کرے' ناظر صاحب اصلاح وارشاد کو لکھا جائے کہ جماعت کو اس طرف توجہ دلائی جائے۔ مگر یہ سارے علاج سطحی ہیں۔ لازماً جڑ میں کوئی کمزوری ہے۔ لازماً کوئی ایسی بیماری ہے جس کا جڑ سے تعلق ہے اور خدا تعالیٰ نے یہ راز ہم پر کھولا کہ وہ تقویٰ کی جڑ ہے جس میں کمزوری پیدا ہوئی ہے اور جس کے نتیجہ میں شاخیں بیماری دکھانے لگی ہیں۔ پس جب تک ہم جڑ کی طرف توجہ نہ کریں اور گہرائی میں اتر کر اس بیماری کو وہاں سے دور نہ کریں اس وقت تک ہم حقیقت میں جماعت کے مالی امور میں اصلاح کی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کر سکتے۔

جب میں نے اس مضمون پر غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہاں بھی درجہ بدرجہ جڑ کی بیماریاں مختلف مقامات پر پھیلی پڑی ہیں۔ جڑ میں بھی کچھ سطحی بیماریاں ہیں کچھ نسبتاً گہری اور کچھ زیادہ گہری۔ اور جو سب سے گہری جڑ کی بیماری ہے وہ ہے خدا تعالیٰ سے اپنے مالی معاملات کو صاف نہ رکھنا۔ جس طرح بعض دفعہ انسان سے مضمون چلتا ہے اور خدا تک پہنچتا ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ اس کے برعکس خدا سے مضمون چلتا ہے اور انسان تک پہنچتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا (۔) جس نے بندے کا شکریہ ادا نہ کیا' جس کا دل اپنے ہم جنسوں کے لئے شکر گزار نہیں ہے وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتا۔ یہاں انسان سے بات چلی اور خدا تک پہنچی۔ اس کے برعکس یہ بھی ہوتا ہے کہ جو مال میں خدا کا حق غصب کرتا ہے اور خدا سے معاملہ صاف نہیں کرتا وہ بندوں سے بھی معاملہ صاف نہیں کر سکتا۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے مالی معاملات صاف اور سیدھے نہ رکھے اور بندوں کے ساتھ سیدھے رکھے۔ اس کے برعکس یہ ہو سکتا ہے کہ بعض انسان تقویٰ کے لحاظ سے اتنے گہرے بیمار نہ ہوں کہ وہ بندوں کا حق بھی ماریں اور خدا کا بھی ماریں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ بندوں کے ساتھ تھوڑی سی بددیانتی میں کوئی حرج نہیں' کبھی کبھی اگر حق مار بھی لیا جائے تو کیا فرق پڑتا ہے لیکن خدا کے معاملے میں وہ سیدھے ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے یہ نیکی ان کو بچالے اور وہ آگے بڑھیں اور پھر بالآخر بندوں سے بھی معاملات کو ٹھیک کر لیں۔ چنانچہ بعض ایسے لوگوں کے معاملات میرے ذہن میں ہیں جہاں دوسروں سے تو معاملات میں جھگڑے کئے گئے اور اگر ممکن ہوا تو کچھ نہ کچھ حق دبایا گیا۔ لیکن وہ اپنے چندوں میں صاف ہیں۔ اس کے برعکس عموماً یہ شکل بہت زیادہ دکھائی دیتی ہے کہ جو خدا تعالیٰ کے ساتھ مالی معاملات میں صاف نہ ہو وہ بندوں کے معاملہ میں بالکل بے پرواہ ہو جاتا ہے' اس کی صفائی محض دکھاوے کی صفائی ہوتی ہے۔ جب اس پر ابتلاء آتا ہے تو لازماً ٹھوکر کھاتا ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے ہماری توجہ اس طرف مبذول فرمائی کہ تقویٰ کے مضمون میں جڑ تک اترو۔ اور اسی طرح ہر معاملے کی تہہ تک پہنچ کر اس کی جڑ کو تلاش کرو۔ اگر جڑ رہ جائے تو پھر سب کچھ رہ جاتا ہے۔

جب ہم مالی معاملات میں تقویٰ کی بات کریں گے تو پہلے خدا اور بندے کے معاملہ کی بات کریں گے' پھر بندوں سے بندے کے آپس کے معاملات کی بات کریں گے' اس پہلو سے غور کر کے میں جماعت کے سامنے دو تین باتیں رکھنا چاہتا ہوں۔ ان معاملات میں اگر جماعت تقویٰ کے اعلیٰ معیار کو حاصل کرے تو مجھے یقین ہے کہ بندوں کے حقوق میں بھی غیر معمولی طور پر نمایاں اصلاح کی صورت پیدا ہو گی (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو)

چندوں سے متعلق میں نے سپین کے خطبہ میں ایک عام اعلان کیا تھا کہ وہ لوگ جو بعض مالی مشکلات کی بناء پر شرح کے ساتھ چندہ ادا نہیں کر سکتے ان کو چاہئے کہ وہ مجھے لکھ کر بتا دیں (ضروری نہیں کہ ایسی درخواستیں الگ الگ ہوں بلکہ جماعت کی معرفت اکٹھی آجائیں) کہ ہماری شرح تو یہ بنتی ہے مگر ہم فلاں فلاں مجبوری کے باعث شرح کے مطابق چندہ ادا نہیں کر سکتے۔ اس معاملہ کی تشہیر نہیں کی جائے گی۔ اور معاملہ صیغہ راز میں رکھا جائے گا۔ میرے نزدیک ایسے لوگ بری الذمہ ہو جائیں گے کیونکہ حسب حالات' توفیق کے مطابق مالی قربانی ہی مطلوبہ قربانی ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے بندے سے یہ تقاضا ہی نہیں کرتا کہ وہ اپنی توفیق سے بڑھ کر خدا کے حضور کچھ پیش کرے۔

میرا یہ اعلان صرف چندہ عام سے متعلق تھا۔ چونکہ مجھے اختیار ہے کہ چندہ عام کی شرح میں حسب حالات کم کر دوں اس لئے وہ میں کر سکتا ہوں لیکن جہاں تک وصیت کا تعلق ہے چندہ وصیت کی شرح اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق' خدا تعالیٰ کی راہنمائی میں حضرت (بانی سلسلہ) نے مقرر فرمائی اور امام وقت وہ ہیں میں تو ان کی نیابت کرنے والا ایک ادنیٰ غلام ہوں اس لئے اس بارہ میں مجھے قطعاً کوئی اختیار نہیں۔ اگر موصی کے مالی حالات خراب ہو جاتے ہیں۔ اور وہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دے سکتا تو اس کے لئے آسان بات یہ ہے کہ وہ وصیت منسوخ کرا دے۔ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ ایک آدمی نیک نیتی سے وصیت کرتا ہے کہ جو کچھ بھی خدا مجھے عطا فرمائے گا میں خدا کی راہ میں ہمیشہ اس کا دسواں حصہ واپس کرتا چلا جاؤں گا۔ کسی موقعہ پر پہنچ کر اس کا حقوق العباد پر اثر پڑتا ہے اور خدا ہی کے حکم کے مطابق وہ یہ عرض کر سکتا ہے کہ اب میرے حالات اجازت نہیں دیتے اس لئے میں مجبور ہوں کہ اس وصیت کو ختم کروں۔ لیکن جب تک کوئی موصی ہے اس کو قطعاً کوئی حق نہیں کہ خدا کی طرف سے عطا کردہ آمد کچھ اور ہو اور وصیت قائم رکھتے ہوئے وہ دسویں حصہ سے جو کم از کم شرح ہے کم چندہ دے رہا ہو اور یہ سمجھ رہا ہو کہ چونکہ جماعت کے علم میں یہ بات نہیں آئی اس لئے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جماعت کو تو وہ دے ہی نہیں رہا وہ تو خدا کو دے رہا ہے اور خدا کی تو لمحہ لمحہ اس کے حال پر نظر ہوتی ہے۔ دینے والا تو وہ ہے اس سے کس طرح چھپا سکتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دائیوں سے کس طرح بدن کے راز چھپ سکتے ہیں۔ دائیوں سے بہت بڑھ کر خدا قادر مطلق ہے خالق ہے' عالم الغیب ہے' عالم الشہادۃ ہے اور سمیع وبصیر ہے اس سے بندے کے راز کیسے چھپ سکتے ہیں۔ اس لئے جب بھی انسان ایسے معاملات میں جن میں کسی پہلو سے بھی اس کا کوئی اختیار نہیں تقویٰ سے گرتا ہے تو وہیں وہ خدا کی پکڑ کے نیچے آجاتا ہے' اس کے سارے معاملات بے برکت ہو جاتے ہیں۔ بعض بدیاں گھن کی طرح نیکیوں کو کھانے لگتی ہیں۔ یہ ایک بہت ہی خطرناک زہر ہے جو جڑ کا کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا۔ اس لئے ان چیزوں کو معمولی نہ سمجھیں۔ خدا تعالیٰ کے معاملہ میں سب سے پہلے کھرا ہونے کی کوشش کریں اور اپنے نفس سے کھل کر بات کیا کریں۔ بعض دفعہ انسان کو دوسرے کی بجائے اپنے نفس سے کھل کر بات کرنا پڑتی ہے۔ بسااوقات ایک انسان جرم میں اس لئے آگے بڑھتا ہے کہ وہ اپنے نفس سے شرماتا ہے اور آنکھ نہیں ملاتا اور اپنے نفس کی آواز کی طرف متوجہ نہیں ہوتا اور کھل کر اس سے معاملہ طے نہیں کرتا کہ میں کیا کر رہا ہوں اور کیوں کر رہا ہوں' مجھے کرنا چاہئے یا نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن بعض لوگ اپنے نفس کے ساتھ خوب کھلے ہوتے ہیں۔ جس طرح وہ بعض دوسرے انسانوں سے کھل کر معاملہ کرتے ہیں اسی طرح ان کو عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے نفس سے گفتگو کرتے ہیں تو خوب کھنگال کر اپنے نفس کے معاملات کو سامنے لا کر دیکھتے ہیں۔ ایسے شخص کو بھی جو چندہ وصیت کی کم سے کم شرح پر پورا نہیں اتر سکتا اپنے نفس سے کھل کر بات کرنی چاہئے کہ اگر میں اس لائق نہیں ہوں تو مجھے وصیت چھوڑ دینی چاہئے یہ کتنی بے وقوفی کی بات ہے کہ میں زیادہ نیکی کے شوق میں اس کو بھی ضائع کر دوں جو ہاتھ میں آیا ہے۔ مجھے تھوڑے پر راضی رہنا چاہئے' جتنی نیکی کی مجھے توفیق ہے اتنی نیکی کے اندر رہوں اور اسی پر خدا کا شکر کروں اور اس سے زیادہ کی توقع رکھوں یعنی زیادہ مانگوں۔ یہ ہے اصل حکیمانہ طرز عمل جو خدا تعالیٰ کے ساتھ اختیار کیا جائے۔ تو فائدہ ہوتا ہے۔ بندوں سے بھی یہ طرز اختیار کی جاتی ہے تو فائدہ ہوتا ہے۔ ورنہ ایسے چندے جن کی جڑ میں بددیانتی داخل ہو چکی ہو' بندے اور خدا کے معاملہ میں بگاڑ آگیا ہو وہ باقی سارے مال کی نیکی کو بھی ضائع کر دیتے ہیں۔

(از خطبہ 20 فروری 1986ء)

ایک اچھی بات

ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھنا چاہئے جو ایسا کرتے ہیں ان کے شامل حال خدا تعالیٰ کی نصرت ہوتی ہے وہ ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے اور یہی وہ لوگ ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے۔

برے مزاح کے خلاف (واقفین نو) بچوں کے دل میں بچپن سے ہی نفرت اور کراہت پیدا کریں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصیر الدین احمد صاحب بی ایس سی ربوہ

الفضل 14 جون 52ء

حضرت اماں جان

اس بات کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ کہ حضرت اماں جان کو اپنی جسمانی اولاد کو دیکھ کر زیادہ خوشی ہوتی تھی۔ یا روحانی اولاد کو دیکھ کر یہ دو مختلف شیریں پھل تھے۔ جو خدا نے آپ کو عطا کئے۔ اور یہ دونوں ہی آپ کے لئے خوشی کا باعث تھے۔ حضرت اماں جان کی جسمانی اولاد کے افراد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سو گیارہ ہیں (یہ 1952ء کی بات ہے۔ ناقل) لیکن اس قدر اولاد نے آپ کو اپنی روحانی اولاد کی خبر گیری اور اس سے پیار سے بے نیاز نہ کیا۔

قادیان میں حضرت اماں جان دور دور کے محلوں میں اپنی ضعیف العمری کے باوجود اپنے روحانی بیٹوں اور بیٹیوں کی خبر گیری کے لئے جایا کرتی تھیں۔ محلہ دار الشکر قادیان میں شمالی جانب آخری محلہ تھا۔ آپ یہاں بھی بسا اوقات صبح کے وقت اچانک ہمارے گھر تشریف لے آیا کرتیں۔ اور میری امی کا نام لے کر پکارتیں۔ میری امی اپنے بچوں سمیت بھاگتی ہوئی اماں جان کے پاس آ جاتیں آپ ابا جان (ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب حال بورنیو) کا تفصیلی حال دریافت کرتیں اور پوچھتیں کہ کیا ان کی طرف سے خیریت کی اطلاع آئی ہے۔ پھر میری بڑی ہمشیرہ اہلیہ صوفی مطیع الرحمان صاحب سابق مربی امریکہ) کی خیریت دریافت کرتیں جو ان دنوں امریکہ میں تھیں۔ اور پھر باقی کے ایک ایک بچہ کو دیکھتیں اور ان کے متعلق مختلف امور دریافت کرتیں اور امی ابھی اسی فکر میں ہوتیں کہ ہم اماں جان کی کیا خدمت کریں کہ آپ تشریف لے جاتیں۔

حضرت اماں جان کو کسی گھر میں سبزی یا پھل لگے ہوئے دیکھ کر بہت خوشی ہوتی۔ ہمارے گھر میں لگی ہوئی سبزیاں بہت خوشی سے دیکھتیں اور بتاتیں کہ مجھے فلاں سبزی بہت پسند ہے۔ اور امی جان کبھی گھر کی سبزی توڑ کر حضرت اماں جان کی خدمت میں جا کر پیش کرتیں تو آپ بہت خوش ہوتیں میری دادی اماں اہلیہ خانصاحب مولوی فرزند علی خان صاحب ہر سال اپنے گھر کے لگے ہوئے انگور حضرت اماں جان کو کھلاتیں۔ جس سے آپ بہت خوشی کا اظہار کرتیں۔ اسی طرح مجھے حمید احمد صاحب اختر پسر مکرمی عبد الرحیم صاحب جلد ساز (حال ربوہ) نے بتایا کہ حضرت اماں جان جب بھی ان کے گھر آتیں تو ان کی امی کا نام پکار کر یہ بھی دریافت کرتیں کہ تمہارے امرود کیسے ہیں۔ اور خود جا کر امرود کے درختوں کو دیکھتیں۔ ان کے گھر میں ایک درخت کو چھوٹے چھوٹے اور نہایت میٹھے امرود لگا کرتے تھے۔ حضرت اماں جان ان کو بہت پسند فرماتیں۔

گویہ چھوٹے چھوٹے اور معمولی واقعات ہیں لیکن دلوں پر بہت گہرے اثرات چھوڑ گئے ہیں۔ ان سے کسی قدر اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کو اپنی روحانی اولاد سے کس قدر انس تھا اور کس قدر لگاؤ تھا۔

جن بچوں کے ماں باپ فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کو جب یہ خیال آتا ہے کہ ان کے سروں سے والدین کا سایہ اٹھ گیا ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ اب ان کے آرام و آسائش کے دن ختم ہوئے۔ تو ان میں سے ہر ایک کو یہ احساس ہونے لگتا ہے کہ اب اس نے اپنے پاؤں پر خود کھڑا ہونا ہے اور اپنی ذمہ داری کو پوری طرح سمجھے بغیر ان کے لئے زندگی کی مشکلات کا سامنا کرنا مشکل ہے۔ یہ وقت ان بچوں کی زندگیوں کے لئے ایک بڑا انقلابی وقت ہوتا ہے زندگی کی مختلف مشکلات اور خطرات اب ان کے سامنے ہوتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں یہی خطرات ان کے لئے بڑے بڑے انعامات کا باعث بھی بن جاتے ہیں۔ جب ان کی وجہ سے ان کے حوصلے بیدار ہو جاتے ہیں اور وہ محنت و مشقت سے اپنے فرائض کی سر انجام دہی کی طرف متوجہ ہونے لگتے ہیں۔

ایسے وقت میں تمام بچے اپنے باہمی جھگڑوں کو بھول جایا کرتے ہیں۔ اور سب اکٹھے مل کر بیٹھتے ہیں اور اپنی ترقی کی سکیمیں سوچتے ہیں۔ چھوٹے بچے بڑوں سے چمٹ جاتے ہیں۔ اب سب کی نظریں اپنے میں سب سے بڑے کی طرف لگی ہوتی ہیں۔ کیونکہ اب وہی ان کی ماں اور وہی ان کا باپ ہوتا ہے۔ لیکن اس بڑے پر کیا گزرتی ہے؟ ایک طرف اسے اپنے والدین کی جدائی کا رنج ہوتا ہے۔ تو دوسری طرف ان چھوٹوں کی محبت اور ہمدردی کی وجہ سے وہ دل میں شدید اضطراب لئے ہوتا ہے۔ وہ ان پر اپنے دل کی حالت ظاہر نہیں کر سکتا۔ لیکن اس کے دل کے زخم باقی سب کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں۔

اس وقت ہمارے والدین حضرت بانی سلسلہ اور حضرت اماں جان فوت ہو چکے ہیں اور ہم یتیم ہیں۔

ترٰی نسلاً بعیداً کے مطابق اللہ تعالیٰ حضرت اماں جان کو اور بھی لمبی عمر عطا کرتا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو قادیان کی جدائی کے صدمہ کے بعد اب کوئی اور صدمہ دکھانا نہیں چاہتا تھا....

حضرت اماں جان کی وفات ہمیں ہوشیار کرنے کے لئے بطور ایک نقارہ کے ہے۔ جسے سن کر ہمارا فرض ہے کہ ہم فوراً مستعد چوکنے اور ہوشیار ہو جائیں۔

اس وقت ہماری نظریں تمام تر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ کیونکہ اب وہی ہماری ماں اور وہی ہمارے باپ ہیں۔ لیکن ہمیں ان کی قلبی کیفیت کا اندازہ نہیں۔ اگر ہمیں اس کرب و اضطراب کا اندازہ ہو جائے۔ جو آپ کے دل میں ہے۔ اور ہمیں ان آنے والے حالات کا اندازہ ہو جائے جو ہمارے امام کو نظر آ رہے ہیں۔ تو ہم میں سے کوئی بھی اپنے کام اور ذمہ داری سے غافل نہ رہے۔ ہمیں اپنی مالی مشکلات اور ذہنی پریشانیاں بالکل ہیچ معلوم ہوں۔ ہمیں اپنے فرائض کی ادائیگی میں نام و نمود کا قطعاً خیال نہ رہے اور ہمارے دلوں میں حضرت صاحب کا یہ فرمان چٹکیاں لیتا ہوا محسوس ہو کہ

خدمت دین کو ایک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلہ میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

حضرت امام جماعت الثانی نے گزشتہ خطبہ میں واضح طور پر نامساعد حالات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا تھا کہ اس دنیا کے تختہ پر صرف ایک ہی قوم ہے۔ جس کو خدا کہہ رہا ہے کہ "اٹھو اور میں تم کو اٹھاؤں گا" اب بھی اگر ہم نہ اٹھے تو ہم پر افسوس۔

احمدیت کا نظام ایک روحانی نظام ہے جو ایک وسیع کارخانہ کی طرح ہے اور ہمارا امام ہمیں اس کے مختلف حصوں پر مقرر کرتا چلا جا رہا ہے اور تفصیلی ہدایات بھی دیتا چلا جاتا ہے کہ فلاں حصہ کو یوں چلانا ہے اور فلاں کو یوں۔ اب ان کے مطابق اس کارخانہ کو چلانا اور چلائے رکھنا کس کا کام ہے؟ ہمارا اپنا بظاہر دیکھنے والے کو یہی نظر آتا ہے کہ ابھی ایک سکیم پر پوری طرح عمل شروع نہیں ہوتا کہ آپ ایک اور نئی سکیم ہمارے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ حالانکہ کسی کام کو شروع نہ کرنا یا شروع کرنے میں دیر کرنا ہماری اپنی سستی کی وجہ سے ہے۔ اور اس کی وجہ یہی ہے کہ ہمیں اس کام کی وسعت کا صحیح اندازہ نہیں۔ جس کے لئے بے شمار سکیموں اور بے شمار کارندوں کی ضرورت ہے۔ ابھی اس کارخانہ کے بہت سے حصے بغیر حرکت کے صرف اس لئے پڑے ہیں کہ ان کو چلانے والے کوئی نہیں اور اگر ہیں تو وہ کم ہمت ہیں۔

ہم جو آپ کے قریب رہتے ہیں ہم پر بہت زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اگر ہم نے اس وقت فرض شناسی سے کام نہ لیا۔ تو ہمارا اپنا نقصان ہو گا۔ حضرت بانی سلسلہ اور حضرت اماں جان کی روحانی اولاد اس وقت دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلی ہوئی ہے اور ایسی ایسی جاں نثار جماعتیں باہر کے ممالک میں قائم ہیں کہ ان کی قربانیوں کو دیکھ کر بے اختیار رشک آتا ہے۔ ہمیں پیچھے ہٹتا دیکھ کر یہ آگے بڑھیں گی اور اس تمام کام کا بیڑہ خوشی سے اٹھالیں گی۔ اور پھر احمدیت کی ترقی کی رفتار یہ نہ ہو گی جواب ہے بلکہ اس سے بہت زیادہ تیز تر۔

ہمارے سامنے مخالفت کے طوفان امنڈتے چلے آتے ہیں۔ اے کاش کہ اب ہم اطمینان سے بیٹھے نہ رہیں۔ اور دوسروں کے کاموں پر ٹکٹکی لگائے اور ان کی کمزوریوں پر نظر کرنے کی بجائے اپنی اپنی ڈیوٹی کو مستعدی سے ادا کرنے کی طرف متوجہ ہو سکیں۔ اور ہمیں دیکھنے والے کو یہ آوازہ کسنے کا موقعہ نہ ملے۔

امنڈے ہوئے سیلاب ہیں
بپھرے ہوئے گرداب ہیں
کشتی بھنور میں ہے پھنسی
ملاح مستِ خواب ہیں

یاد رفتگان

آصف اقبال ڈوگر

چوہدری محمد حسین ڈوگر

آپ 1910ء میں ضلع سیالکوٹ کی ایک مجلس عہدی پور موجودہ ضلع نارروال میں پیدا ہوئے۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ اور بچپن سے ہی احمدیت سے خاص لگاؤ تھا۔

آپ کے والد کا نام چوہدری اللہ دین ڈوگر تھا۔ ان کو مجلس عہدی پور میں سب سے پہلے احمدی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جب انہیں قادیان ضلع گورداسپور میں حضرت بانی سلسلہ کا پتہ چلا تو وہ تھوڑی سی ذاتی تحقیق کے بعد عہدی پور سے پیدل قادیان پہنچے اور حضرت بانی سلسلہ کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ ان کا شمار حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء میں ہوتا ہے۔ بیعت کے بعد بقیہ زندگی انہوں نے جماعت کی خدمت میں گزاری۔

آپ کے والد نے آپ کی تربیت بہت اچھے رنگ میں کی۔ اور آپ بھی اپنے والد کے نہایت فرمانبردار سپوت تھے۔ آپ نے والد کی خواہش کے مطابق مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے پنجاب پولیس میں ملازمت اختیار کر لی۔

آپ کو احمدیت سے جنون کی حد تک عشق تھا۔ حتی الوسع اپنے آپ کو جماعتی کاموں کے لئے پیش کرتے۔ چندہ جات کو پہلی فرصت میں ادا کرنے کی کوشش کرتے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ہمیشہ مد نظر رکھتے آپ کی پوری کوشش ہوتی کہ کسی کو بھی آپ کے ہاتھوں سے نقصان نہ پہنچے۔ آپ اچھے خادم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے داعی الی اللہ بھی تھے۔ آپ نے سیالکوٹ 'بلوھاراں والی' شیخوپورہ اور ضلع لاہور میں ایک لمبا عرصہ ملازمت میں گزارا۔ لاہور میں نیلا گنبد کے مقام پر ایک دوکان "موسیٰ اینڈ سنز" پر آپ کی آپ کے دوستوں کے ساتھ اکثر محفل لگا کرتی تھی۔ وہاں سب لوگ آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔

آپ عبادات کا التزام کرتے۔ بہت باقاعدگی سے آخر شب کی عبادت ادا کرتے۔ اور آپ کی دعاؤں ہی کا نتیجہ ہے کہ آج ہم آپ کی دعاؤں کا ثمر کھا رہے ہیں۔

حقوق العباد کے علاوہ احمدیت کے حوالہ سے بھی آپ کو جماعت کے ہر فرد سے بے پناہ محبت تھی۔ شہر سے باہر اگر کوئی احمدی بھائی آپ کو مل جاتا تو آپ بہت خوش ہوتے اور اس پر جان نچھاور کرتے۔ تقسیم ہند کے وقت جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے پاکستان جانے کا اعلان کیا تو بہت سے احمدی بھائیوں نے بھی اپنے گھر بار چھوڑ کر امام جماعت کے ہم رکاب چلنے کا

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم آفتاب احمد خان صاحب کی وفات پر قرارداد تعزیت

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان محترم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کی وفات پر دلی غم و الم کا اظہار کرتی ہے۔

آپ 24- ستمبر1924ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے وزارت امور خارجہ حکومت پاکستان کے دفتر میں ملازمت اختیار کی۔ دوران ملازمت آپ نے اپنی قوم اور وطن کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ بعض ملکوں میں آپ سفیر کے فرائض بجالاتے رہے اور اس میدان میں آپ نے بہت نام پیدا کیا۔ امامت ثالثہ کے آخری ایام میں آپ کو جلسہ سالانہ پر تقاریر کا رواں انگریزی ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔

1986ء میں آپ امیر جماعت ہائے احمدیہ یو۔کے مقرر ہوئے۔ اور اپنے دس سالہ دور امارت میں اپ بیش بہا جماعتی خدمات بجالانے کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے لندن میں قیام کی وجہ سے انگلستان کی جماعت کی ذمہ داریوں میں جو غیر معمولی اضافہ ہوا۔ جماعت احمدیہ انگلستان نے محترم آفتاب احمد خان صاحب کی سرگردگی میں اپنی ان جملہ عظیم ذمہ داریوں کو بہت احسن طریق سے نبھایا اور حضرت صاحب کی خوشنودی حاصل کی۔ آپ امام جماعت کی اطاعت اور ان کے ارشادات پر ہمہ وقت لبیک کہنے کا شرف حاصل کرتے تھے۔ آپ کو اعلیٰ اور مقتدر حلقوں کے ساتھ تعلقات استوار کرنے اور انہیں نبھانے کا فن خوب آتا تھا۔ آپ اپنی اس صلاحیت کو خدمت دین کے لئے بھرپور طریق سے استعمال کرتے رہے۔ امارت کے فرائض کے علاوہ آپ کو حضرت صاحب کی زیر ہدایت و زیر نگرانی جماعت کی اہم اور عظیم الشان خدمات بجالانے کی توفیق ملتی رہی۔ آپ جلسہ سالانہ انگلستان کے مواقع پر پر مغز تقاریر کرنے کے شرف سے بھی مشرف ہوئے۔

وفات سے کچھ عرصہ پہلے ایک عالمی سیمینار میں آپ کی برموقع و برجستہ تقریر سب سے زیادہ کامیاب قرار دی گئی۔ آپ کی اچانک وفات پر حضرت صاحب نے گہرے غم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ

"حضرت (بانی سلسلہ کی یہ خدائی خبر) آپ کی وفات پر بھی صادق آتی ہے "ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا" (تذکرہ صفحہ ۷۸۰) اس لحاظ سے آپ بہت ہی خوش نصیب اور بابرکت وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا دین و دنیا میں حامی و ناصر ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو غیر معمولی صلاحیتیں رکھنے والے ایسے ہزاروں بے لوث خدمتگار عطا فرمائے اور سدا عطا فرماتا رہے۔

ہم حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اور محترم آفتاب احمد خاں صاحب کے جملہ افراد خاندان اور جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرما کر سلسلہ کے لئے مفید وجود بنائے۔ آمین۔

ہم ہیں ممبران عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

جماعت احمدیہ کراچی

○ جماعت احمدیہ کراچی اور اس کی مجلس عاملہ محترم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے کی اچانک وفات یکم اکتوبر1996ء، بمقام لندن، پر بے حد رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔

محترم آفتاب احمد خان صاحب پیشہ کے لحاظ سے ایک سفارت کار تھے۔ آپ نے پاکستان کی وزارت خارجہ کے ایک ممبر کے طور پر اہم پوزیشنوں میں نیویارک، جکارتہ، لندن (جہاں جب حضرت صاحب تعلیم حاصل کر رہے تھے تو ان کا آفتاب خان صاحب سے تعارف ہوا۔ اور آپ آفتاب خان صاحب کو اچھی طرح جاننے لگے) بغداد، نئی دہلی، اقوام متحدہ اور واشنگٹن میں خدمات انجام دیں۔ اس دوران آپ نے سینئر سفارت کار ہونے کی حیثیت سے وزارت خارجہ اسلام آباد کی طرف سے کئی دورے بھی کئے۔ آپ نے 1978ء میں اس وقت، وقت سے پہلے ریٹائرمنٹ حاصل کرلی جب آپ سابق یوگوسلاویہ میں پاکستان کے سفیر کے طور پر کام کر رہے تھے۔ اس کے بعد آپ نے ایک انٹرنیشنل شپنگ کمپنی میں بطور ایڈوائزر کام کیا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے لندن تشریف لانے کے بعد آپ نے اپنے آپ کو کلی طور پر جماعت احمدیہ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔

آپ پاکستان کی فارن سروس میں بڑے احترام سے دیکھے جاتے تھے۔ اور جہاں جہاں بھی آپ نے خدمات انجام دیں آپ کو ایک مقبول شخصیت کے طور پر جاناگیا۔

آج کل آپ کئی سال سے جماعت احمدیہ یوکے، کے امیر کے طور پر خدمات بجا لا رہے تھے۔ اور اس کام میں آپ کی خصوصی معاونت آپ کی بیگم صاحبہ کرتی رہیں۔ جو نامور ماہر تعلیم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کی صاحبزادی ہیں۔ اپنی بے پناہ اہم مصروفیات کے علاوہ آپ کو کئی بار جماعت کے اندر اور جماعت کے باہر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ایلچی کے طور پر مختلف خدمات بجالانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان کو سفارت کاری کے میدان میں، تنظیمی امور میں اور انتظامی معاملات میں گہرا تجربہ حاصل تھا۔ اس کے ساتھ آپ کی خوبصورت شخصیت کی جاذبیت ایسی تھی جس نے آپ کو ایسے متعدد مواقع پر غیر معمولی طور پر کامیابی عطا کی۔ دیکھنے والوں کو وہ ہمیشہ جماعت کی خدمت میں مصروف نظر آئے۔ ان کے چہرے پر ہمیشہ ایک تبسم کھیلتا رہتا تھا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی قربت میں خدمات بجالانے اور حضرت صاحب کی ہدایات پر چلنے اور حضرت صاحب کی شفقت اور اعتماد حاصل ہونے کو وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل قرار دیا کرتے تھے۔

یہ جانتے ہوئے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کو آپ کے ساتھ ایک ذاتی اور قریبی تعلق تھا اور جماعت احمدیہ کی دن رات بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں محترم آفتاب احمد خان صاحب گراں قدر حصہ لیا کرتے تھے۔ اور یہ احساس کرتے ہوئے کہ حضرت صاحب کے مضبوط کاندھوں پر جماعت احمدیہ کی بے پناہ ذمہ داریوں کو بوجھ ہے۔ اور اس تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا میں بہت سے 'چیلنج در پیش ہیں ہم عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ، جانے والی روح پر اپنی خصوصی رحمت کرتے ہوئے، جماعت اور حضرت صاحب کو ایک نہیں بلکہ کئی آفتاب احمد خان عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ کراچی اور اس کی مجلس عملہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ اس کے علاوہ محترمہ بیگم عطیہ آفتاب احمد صاحبہ، مکرم بشیر احمد خان صاحب (محترم آفتاب احمد خان صاحب کے صاجزادے جو لاہور سکول آف مینیجمنٹ سٹڈیز میں لیکچرر ہیں) اور آپ کی دو صاجزادیوں، جن میں سے ایک لندن میں قیام پذیر ہیں اور دوسری لاہور میں، اور محترم آفتاب احمد خان صاحب اور حضرت قاضی اسلم صاحب کی وسیع فیملی (بذریعہ مکرم منصور احمد صاحب ابن حضرت قاضی اسلم صاحب سابق سفیر پاکستان برائے جاپان) سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت و توفیق عطا کرے۔ آمین۔

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

جماعت احمدیہ کراچی

مجلس عاملہ انصار اللہ

برطانیہ

○ مجلس عاملہ انصار اللہ برطانیہ کے لئے یہ خبر نہایت رنج و غم کا موجب ہوئی کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے امیر مکرم آفتاب احمد خان صاحب یکم اکتوبر1996ء بروز منگل رحلت فرماگئے۔

محترم آفتاب احمد خان صاحب 24۔ ستمبر 1924ء کو پیدا ہوئے۔ آپ خان ثناء اللہ خان صاحب آف سیالکوٹ کے بیٹے تھے۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے ہسٹری کرنے کے بعد گورڈن کالج راولپنڈی میں استاد رہے۔ پاکستان بننے کے بعد وزارت خارجہ میں ملازمت اختیار کرلی۔ جہاں مختلف حیثیتوں سے سفارت کار اور ڈائریکٹر جنرل کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ اس کے علاوہ اٹلی اور یوگوسلاویا میں سفیر رہے۔ نیز اقوام متحدہ میں مختلف نوعیت کی کانفرنسوں میں حکومت پاکستان کی نمائندگی میں شرکت کا موقع ملا۔

جہاں تک جماعتی خدمات کا تعلق ہے محترم آفتاب احمد خان صاحب 85-1984 میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے نائب امیر تھے۔ 1984ء میں جب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگلستان تشریف لے آئے۔ تو آفتاب احمد خان صاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف سے انسانی حقوق کے ادارہ اور اینمنٹی انٹرنیشنل کے ساتھ رابطہ میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ 1986ء میں حضرت صاحب نے انہیں جماعت احمدیہ برطانیہ کا امیر مقرر فرمایا۔ ان کے دس سال سے زائد عرصہ امارت میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے افراد میں غیر معمولی بیداری اور خدمت کا جذبہ پیدا ہوا۔ امامت کی موجودگی کی وجہ سے جیسے جیسے ذمہ داریاں بڑھتی گئیں جماعت احمدیہ کے مخلصین نے بڑھ چڑھ کر وقت کی قربانی پیش کی۔ مالی لحاظ سے بھی جماعت احمدیہ برطانیہ کے مالی نظام میں قربانی کا معیار تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ سب سے اہم خدمت جس کے لئے جماعت احمدیہ برطانیہ کی نسلیں ہمیشہ ان کی مغفرت کے لئے دعاگو رہیں گی۔ وہ ان کی وہ کوششیں ہیں جو انہوں نے لندن میں نئی بیت الذکر اور نئے مرکز کی تعمیر کے لئے جگہ کے حصول میں فرمائیں۔ جس فکرمندی۔ توجہ اور تگ ودو کے ساتھ انہوں نے اس مقصد میں کامیابی حاصل کی اس کے لئے ہم ہمیشہ ان کے ممنون احسان رہیں گے۔

امامت کے ساتھ ان کی وابستگی قابل رشک حد تک تھی۔ امامت سے والہانہ عشق اور قربانی کا جذبہ رکھتے تھے۔ نظام سلسلہ کے احترام اور حفاظت کے لئے فراست اور توجہ بھری نگاہ رکھتے تھے۔ بہت ہمدرد۔ نیک سیرت۔ خوش طبع اور زیرک وجود تھے۔ سفارت کار کی حیثیت سے ادب و آداب ان کے مزاج کا حصہ بن چکے تھے۔ وہ جب انہی خصوصیات کے ساتھ جماعت کی ذمہ داریوں پر مامور ہوئے۔ تو انہوں نے جماعت احمدیہ کے طور طریق۔ اور سلیقہ کو بہت احسن رنگ میں نبھایا۔

ہم ممبران مجلس انصار اللہ برطانیہ اس سانحہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ اور آفتاب احمد خان صاحب کی اہلیہ محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ ان کے بیٹے ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب ان کی صاحبزادی طاہرہ لطیف شیخ صاحبہ اور مکرمہ عظمی خان صاحبہ نیز دیگر افراد خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ ہمیشہ ان کی تربیت پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں برستی رہیں۔ نیز ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے پسماندگان کو صبر جمیل

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

جنرل لیبیڈ کی برطرفی

روس کے قومی سلامتی کے مشیر جنرل الیگزینڈر لیبیڈ کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ صدر یلسن نے ان کی برطرفی کے حکم نامہ میں کہا ہے کہ وہ صدر یلسن کو ہٹا کر خود صدر بننا چاہتے تھے اور ٹیم سپرٹ سے کام نہیں کرتے تھے۔

چند ماہ قبل روس میں جو صدارتی انتخاب ہوئے تھے اس کے پہلے مرحلے میں کوئی بھی امیدوار قطعی اکثریت حاصل نہیں کر سکا تھا۔ صدر یلسن نے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کئے۔ کمیونسٹ امیدوار گیناڈی یوف دوسرے نمبر پر اور جنرل الیگزینڈر لیبیڈ نے آزاد امیدوار کے طور پر تیسری پوزیشن حاصل کی تھی۔ انتخابات کے پہلے مرحلے میں کسی امیدوار کی قطعی پوزیشن حاصل نہ کر سکنے کے سبب صدارتی الیکشن کا دوسرا مرحلہ سامنے آیا۔ اس مرحلے پر جنرل لیبیڈ کی اہمیت غیر معمولی طور پر بڑھ گئی کیونکہ وہ جس طرف ہو جاتے اس کی جیت یقینی تھی۔ جنرل لیبیڈ کی شہرت اس وقت تک یہ تھی کہ وہ روسی حکومت کی چیچنیا کی پالیسی کے سب سے بڑے ناقد تھے۔ انہوں نے صدر یلسن کی حمایت کے عوض حکومت میں اعلیٰ عہدہ مانگا چنانچہ صدر یلسن نے ان کو قومی سلامتی کا مشیر بنا دیا۔ اس عہدے پر فائز ہونے کے بعد انہوں نے صدر یلسن کو انتخاب جتوا دیا اس کے بعد صدر یلسن نے ان کو چیچنیا کے بارے میں روسی امور کا نگران مقرر کر دیا۔ مسٹر لیبیڈ نے اپنے عہدے کا آغاز روس کی چیچنیا کے بارے میں پالیسی پر سخت تنقید کر کے کیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے چیچنیا کے جانبازوں کی تعریف کی۔ اس کے بعد ان کی انتھک کوششوں سے چیچنیا کے بارے میں روسی پالیسی تبدیل ہوئی اور روس اور چیچنیا کے درمیان جنگ بندی ہوئی۔ اور امن کا معاہدہ طے پایا جس کی روسی صدر اور وزیر اعظم نے توثیق کی۔ روس کے مقتدر حلقوں میں چیچنیا کے بارے میں پالیسی تبدیل کئے جانے پر بڑا اضطراب تھا۔ یہیں سے روسی مقتدر حلقوں میں جنرل لیبیڈ کی مخالفت شروع ہوئی۔ اس کے علاوہ روس کے عوام میں چیچنیا کا مسئلہ حل ہونے پر جنرل لیبیڈ کی مقبولیت میں اضافہ ہو گیا۔

○○○

اتر پردیش میں صدر راج کا نفاذ

بھارت کے سب سے زیادہ آبادی والے صوبے اتر پردیش میں جس کا مرکز لکھنؤ ہے۔ صدر راج میں توسیع کر دی گئی ہے۔ اس کی وجہ گورنر رمیش بھنڈاری نے یہ بتائی ہے کہ حالیہ الیکشن میں کوئی بھی پارٹی قطعی اکثریت حاصل نہیں کر سکی۔ اس کی وجہ سے کوئی بھی پارٹی حکومت بنانے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ گورنر نے کہا ہے کہ بی جے پی نے کہا کہ ان کے پاس اکثریت ہے مگر اس کا مظاہرہ وہ اسمبلی کے فلور پر کریں گے۔ گورنر کو یہ بات قابل قبول نہیں تھی۔ چونکہ سابقہ گورنر راج کی مدت ختم ہو رہی تھی اس لئے فوری طور پر گورنر راج میں توسیع کر دی گئی ہے۔ ابھی اسمبلی معطلی کی حالت میں ہے اس وجہ سے ہارس ٹریڈنگ اور جوڑ توڑ کے امکانات روشن ہیں۔

بی جے پی نے اس فیصلے کے خلاف ملک گیر ایجی ٹیشن کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ عدالت میں بھی اسے چیلنج کریں گے بی جے پی کا خیال ہے کہ جب یہ معاملہ منظوری کی خاطر لوک سبھا میں آئے گا تو وہاں کانگرس اس کی مخالفت کرے گی۔ بی جے پی نے دعویٰ کیا ہے کہ ہمیں موقع دیا جاتا تو ہم مستحکم حکومت بنا سکتے تھے۔ اس فیصلے سے یہ بات واضح ہے کہ بھارت کے مقتدر حلقے بی جے پی کو آگے آنا نہیں دینا چاہتے۔ اس مقصد کے لئے وہ ہر ممکن طریق سے اس انتہا پسند ہندو فرقہ پرست پارٹی کو اقتدار سے دور رکھنا چاہتے ہیں۔

○○○

مرتبہ- چوہدری خالد سیف اللہ خان نمائندہ الفضل، آسٹریلیا الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ

مکتوبِ آسٹریلیا

آپ کے (Genes) آپ کی ملازمت کو بھی خطرہ میں ڈال سکتے ہیں

جینز (Genes) پر جو نت نئی تحقیقات ہو رہی ہیں ان سے بعض موروثی بیماریوں کا بھی علم ہوا ہے اور جن لوگوں کے خون میں ایسے جینز دریافت ہوتے ہیں جن سے بعض بیماریوں کے پیش آنے کا خطرہ ہوتا ہے تو آجر انہیں ملازمت میں لینے سے کتراتے ہیں۔ یہ بیماریاں کئی قسم کی ہو سکتی ہیں مثلاً نفسیاتی اور ذہنی بیماریاں، امراض قلب اور کینسر وغیرہ۔

امریکہ میں ایک سوشل ورکر کے خاندان میں کسی کو ایک نفسیاتی مرض تھی تو اس کا علم ہونے پر اس سوشل ورکر کو ملازمت سے فارغ کر دیا گیا۔ امریکہ کی ائرفورس میں ایک ملازم کو بھی یہی تکلیف ہونے کا 50 فیصد امکان تھا تو اس کو بھی ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا۔

امریکہ میں سرکاری ہسپتال اور علاج کی سہولتیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اس لئے اکثر کمپنیوں کو پرائیویٹ طور پر ہیلتھ انشورنس لینی پڑتی ہے۔ اگر انشورنس کمپنیاں جینز کی بنیاد پر بیمہ کرانے سے انکار کر دیں یا ان کے لئے بیمہ اتنا مہنگا کر دیں کہ وہ کروا نہ سکیں تو ایسے غریب لوگ عام علاج معالجہ کی سہولت سے محروم ہو جائیں گے اور ہسپتالوں سے ایمرجنسی کے علاوہ انہیں کوئی سہولت میسر نہیں آسکے گی۔ اس چیز نے امتیازی سلوک برتنے کا ایک نیا دروازہ کھول دیا ہے اور یہ خطرناک رو جو چل پڑی ہے اسے جین ازم (Gene-ism-) کا نام دیا گیا ہے اور اس سے عوام میں خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی ہے۔

باپ کی وفات کے کئی سال بعد پیدا ہونے والا ٹیسٹ ٹیوب بے بی اپنے باپ کا وارث ہوگا۔ تسمانیہ (آسٹریلیا) کی ہائی کورٹ کا فیصلہ

تسمانیہ (آسٹریلیا) کے ایک میاں بیوی کے تین بچے پہلے سے موجود تھے۔ پتہ نہیں ان کو کیا سوجھی کہ انہوں نے چار عدد جنین (Embryos) لیبارٹری میں منجمد کروا دیئے۔ ان میں سے دو کو استعمال کر کے 1994ء میں بیوی نے ایک بچے کو جنم دیا۔ اپریل 1995ء میں خاوند انتقال کر گیا۔ اب اس کی بیوہ اس ایک اور بچے کو جنم دینا چاہتی ہے۔ اس کے خاوند کا ترکہ ایک لاکھ نواسی ہزار ڈالر کا ہے۔ لہٰذا ماں نے مناسب سمجھا کہ پانچویں بچے کی تیاری سے قبل عدالت سے یہ فیصلہ کروا لیا جائے کہ ہونے والا بچہ بھی اپنے آنجہانی باپ کا وارث ہوگا۔ تسمانیہ ہائی کورٹ تک معاملہ پہنچا اور جسٹس سلائیسر (J. Slicer) نے فیصلہ دیا کہ بچہ پیدائش کے بعد ماں سے علیحدہ وجود اختیار نہ کرے لیکن چونکہ یہ فیصلہ پہلے سے موجود ہے کہ باپ کی وفات کے بعد پیدا ہونے والا بچہ ورثہ پائے گا لہٰذا اگر تم کسی مزید بچے کو جنم دو تو وہ باپ کے ترکہ میں سے حصہ پائے گا۔ بعض دوسری ریاستیں اس فیصلے سے متفق نہیں۔ ریاست وکٹوریہ کے ایک افسر نے کہا ہے کہ فیصلہ میں ایک وفات شدہ شخص کو زندہ کی طرح تسلیم کیا گیا ہے جس کو ہم درست نہیں سمجھتے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26- جولائی تا 8- اگست 96ء)

عہدیداران جماعت کے لئے

دوہرے ثواب کا موقعہ

○ حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں۔

"میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بہت بڑے ثواب کا موقعہ دیا ہے کہ وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کو سمجھیں انہیں صرف اپنے چندے کا ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں کے چندے وصول کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے"

تحریک جدید کا سال ختم ہونے میں چند یوم باقی رہ گئے ہیں عہدیداران کو چندہ تحریک جدید کی وصولی کی طرف پوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ تا کسی مجاہد کے ذمہ بقایا نہ رہ جائے۔

(ایڈیشنل وکیل المال الثانی تحریک جدید

تعارف

تعمیر و ترقی پاکستان اور جماعت احمدیہ

مکرم پروفیسر نصراللہ راجہ صاحب ہماری جماعت کے معروف اہل قلم ہیں۔ آپ کے مضامین جماعتی اخبارات و رسائل کی زینت بنتے رہتے ہیں۔ تراجم بھی آپ کا ایک خاص شعبہ ہے۔ زیر نظر کتاب آپ کے ان مضامین کا مجموعہ ہے جو تعمیر و ترقی پاکستان اور جماعت احمدیہ کے عنوان کے تحت جمع کئے گئے ہیں۔ 6 مضامین کے اس مجموعے میں تحریک آزادی میں بحیثیت جماعت ہماری خدمات اور احمدی سپوتوں کے تاریخ ساز کارنامے درج کئے گئے ہیں۔ جن احمدیوں کی خصوصی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے ان میں حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب میدان جنگ کے ہیرو جنرل اختر حسین ملک اور جنرل عبدالعلی ملک ماہر اقتصادیات جناب ایم ایم احمد (محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب) اور نوبل انعام یافتہ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب شامل ہیں۔

اس کتاب کا پیش لفظ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے لکھا ہے۔ "جماعت احمدیہ کی عظیم الشان قومی ملکی اور ملی خدمات کا انکار اتنا ہی غلط اور جھوٹ ہے جتنا کوئی سرپھرا تاریخی حقائق سے آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائے"

مولانا صاحب موصوف لکھتے ہیں، مکرم پروفیسر نصراللہ راجہ صاحب نے ان تاریخی حقائق کو نہایت احسن پیرایے میں باقاعدہ حوالوں سے مزین کر کے پیش کیا ہے۔ اور اس تاریخی باب میں بہت سے نئے اور ٹھوس حوالہ جات کا اضافہ کیا ہے۔"

زیر نظر کتاب اس کا دوسرا ایڈیشن ہے۔ پہلا ایڈیشن 1990ء میں شائع ہوا۔ حالیہ ایڈیشن میں بعض اہم اضافے کئے گئے ہیں۔ 102 صفحات پر مشتمل یہ کتاب خوبصورت طباعت سے آراستہ ہے۔ دلچسپ اور تحقیقی انداز تحریر اس کتاب کی خوبی ہے۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ جماعت میں اس کی وسیع اشاعت کی جائے۔ موجودہ صورت حال میں اس کی بڑی ضرورت ہے۔

(ی - س - ش)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل
آج کے پروگرام

منگل-22-اکتوبر 1996ء

12-00 رات-اردو کلاس (نیا)-
1-00 دین حق کی تعلیم-روحانی خزائن-
1-30 (-)اصول کی فلاسفی-
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
3-00 نارویجین زبان سیکھئے-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس-انصار اللہ سپورٹس ربوہ-
7-30 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
8-30 نارویجین زبان سیکھئے-
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 پشتو پروگرام-
12-00 (دوپہر) دین حق کی تعلیم- روحانی خزائن-
12-30 (-)اصول کی فلاسفی (دوبارہ)-
1-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)-
2-00 اردو پروگرام- ہماری تاریخ- مکرم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ- حصہ اول-
3-00 سہ پہر-اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 فرنچ زبان سیکھئے-
5-00 خطبہ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 89-1-19 بیت محمود زیورک-
6-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
7-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر لطیف احمد قریشی-
7-30 ایک نواحمدی کے ساتھ گفتگو-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 نارویجین پروگرام- (-) اصول کی فلاسفی-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن پروگرام-

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک جاوید احمد صاحب ربوہ (سیالکوٹ سپر سپورٹس والے) کی والدہ محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ملک میراں بخش صاحب وفات یافتہ آف سیالکوٹ مورخہ 17- جولائی 1996ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پاگئیں- اسی روز بعد مغرب بیت المہدی میں جنازہ پڑھا گیا- موصوفہ موصیہ تھیں- بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب صدر محلہ دارالعلوم جنوبی ربوہ نے دعا کرائی- دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے-

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم خورشید احمد صاحب بابت ترکہ محترمہ احمدی بی بی صاحبہ)

مکرم خورشید احمد صاب ولد محمد شریف صاحب (وفات یافتہ) آف کراچی وغیرہ ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ احمدی بی بی صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں- لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 17/3 برقبہ 10 مرلہ 7 مربع فٹ واقع محلہ دارالعلوم غربی ربوہ مندرجہ ذیل دو ورثاء کے نام منتقل کردیا جائے-

ا- مکرم خورشید احمد صاحب (بیٹا)
۲- مکرمہ صبیحہ نثار صاحبہ (بیٹی)

تیسری بیٹی مکرمہ بشریٰ صاحبہ اپنا شرعی حصہ اپنی بہن محترمہ صبیحہ نثار صاحبہ کو دینا چاہتی ہیں- ان کے علاوہ کوئی اور وارث نہ ہے-

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں-

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

اعلان داخلہ

○ FAST انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنسز نے لاہور اور اسلام آباد میں B.Sc. میں داخلے کا اعلان کیا ہے-

تعلیمی قابلیت میں ریاضی کے ساتھ انٹرمیڈیٹ کیا ہونا لازمی ہے- داخلے سے قبل Test پاس کرنا لازمی ہوگا- پراسپکٹس اور داخلہ فارم مبلغ تین صد روپے کے عوض دفتر سے یا -/350 کے بینک ڈرافٹ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کرکے حاصل کئے جاسکتے ہیں-

ا- B-852 فیصل ٹاؤن لاہور- (۲) 4- بازار روڈ G-6/4 اسلام آباد- داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 96-11-10 مقرر ہے-

○ قائد اعظم پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل کالج پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز اسلام آباد نے مختلف ڈگری اور ڈپلومہ کورسز کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- داخلہ فارم پوسٹ گریجوایٹ کالج سے 100 روپے- موتی یا 125 روپے کا منی آرڈر بینک ڈرافٹ ارسال کرکے حاصل کئے جاسکتے ہیں- داخلہ فارم جمع کروانے کی آخریت تاریخ 5 نومبر 96ء

(نظارت تعلیم)

چھڑی کا عالمی دن

○ مورخہ 15- اکتوبر 1996ء کو "سفید چھڑی" کے عالمی دن کے سلسلہ میں مجلس نابینا کے زیر انتظام خلافت لائبریری ربوہ میں ایک تقریب منعقد ہوئی- جس میں مکرم حافظ نور زمان صاحب نے سفید چھڑی کی اہمیت اور فوائد بیان کئے- مکرم عبدالحمید خلیق صاحب نے نظم پڑھی- بعدہ مکرم محمد الیاس اکبر صاحب اور مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب نے باری باری سفید چھڑی کے عالمی دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی- آخر میں اس موضوع پر مذاکرہ ہوا- اور اختتام پر جملہ شرکاء کی طعام و چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی-

(سیکرٹری اشاعت مجلس نابینا ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

کی عادت ہے کرتا ہے- بڑی تیزی سے میں اپنے دستخط کرتا ہوں تو تم بھی ذکر کرو' تم اپنا وقت کیوں ضائع کر رہے تم ورقے الٹا رہے ہو ساتھ تسبیح و تحمید پڑھو- اب مجھے تعداد یاد نہیں لیکن جس وقت دستخط ختم ہو گئے تو وہ کلرک مجھے کہنے لگا کہ آپ نے تو عجیب نسخہ بتایا میں اتنی دفعہ (اللہ پاک ہے) (-) پڑھ چکا ہوں اور وہ بڑا خوش اور ایکسائیٹڈ (Excited) تھا اس وقت اس پہ کوئی دھیلہ خرچ نہیں آتا- ایک منٹ آپ کی زندگی کا زائد خرچ نہیں ہوتا- دنیا کا کوئی کام ایسا نہیں کہ اگر آپ خدا تعالیٰ کو وہ کام کرتے ہوئے یاد رکھیں تو اس کام میں نقص پیدا ہو جائے- ہے ہی کوئی نہیں- صرف عادت کی بات ہے- عادت ڈالیں اور اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ پیار کو حاصل کریں- اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے-

(از خطبہ 12- اکتوبر 1979ء)

بقیہ صفحہ 4

فیصلہ کیا- انہیں میں سے ایک چوہدری الطاف خان صاحب تھے جو اپنے اہل وعیال سمیت پاکستان آکر شیخوپورہ کی ایک سڑک پر بے یارومددگار ڈیرے ڈالے ہوئے تھے- چوہدری محمد حسین ڈوگر صاحب ان دنوں شیخوپورہ میں مقیم تھے- آپ کو کسی سے یہ معلوم ہوا کہ آپ کی جماعت کے چند افراد سڑک پر کسمپرسی کی حالت میں بیٹھے ہیں آپ فوراً اپنی سائیکل پر مقررہ جگہ پر گئے اور احمدیت کے حوالہ سے تعارف کروایا اور ان سب کو اپنے گھر لے آئے آپ نے گھر کی ہر چیز کے دو دو حصے کرکے ایک حصہ اپنے بھائی کے لئے الگ کیا اور الطاف خان کے نئے کاروبار کے لئے مناسب اقدامات کئے- تین سال بعد الطاف خان صاحب چنیوٹ آگئے اور اب ان کی اولاد کینیڈا اور ربوہ میں مقیم ہے- اس طرح آپ نے اخوت اور ایثار کا بے مثل نمونہ قائم کیا-

آپ اپنے اہل خانہ کا بہت خیال رکھتے تھے- ایک بار آپ کے بھائی بیمار ہو گئے- آپ ملازمت کی وجہ سے ٹھیک طرح ان کا خیال نہ رکھ سکتے تھے آپ نے اس وجہ سے ریٹائرمنٹ لینے کا فیصلہ کرلیا- آپ ایک لمبا عرصہ پولیس کے محکمہ سے وابستہ رہے اور حوالدار کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے- کافی عرصہ تک آپ مجلس عہدی پور میں سیکرٹری مال اور صدر کے عہدہ پر خدمات سرانجام دیتے رہے- ہر سال ربوہ میں جلسہ سالانہ کے موقع پر غیر از جماعت احباب کو ساتھ لاتے- آپ کا امام جماعت سے بہت پختہ تعلق تھا- ان کی ہر تحریک پر دل و جان سے لبیک کہتے- آپ کے حضرت امام جماعت الثانی کو لکھے ہوئے خطوط ابھی تک محفوظ ہیں-

آپ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد جنوری 1979ء میں اپنے خالق حقیقی کو جا ملے- خدا تعالیٰ آپ کو جنت میں جگہ عطا فرمائے آمین-

بقیہ صفحہ 5

سے نوازے اور ہمیشہ حامی و ناصر ہو-
ہم ہیں اراکین مجلس عاملہ انصار اللہ برطانیہ-

جماعت منڈی بہاؤالدین

○ ممبران جماعت ہائے احمدیہ ضلع منڈی بہاؤالدین محترم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ انگلستان جناب آفتاب احمد خان صاحب کی وفات پر دلی غم اور دکھ کا اظہار کرتے ہیں-

مکرم آفتاب احمد خان صاحب واقف زندگی نہ تھے- مگر تمام زندگی بالعموم اور بالخصوص حضرت صاحب کی لندن آمد کے بعد حقیقی "انصار اللہ" کا کردار ادا کیا اور اپنے دس سالہ دور امارت میں امام جماعت کے ایک معتمد ساتھی اور معاون کی حیثیت سے جماعت کی خدمت کی توفیق پائی-

آپ ایک درویش صفت' باعمل مرد صالح تھے- باوجود اعلیٰ دینی و دنیاوی مراتب حاصل کرنے کے ادب' انکسار اور عاجزی آپ کے کردار میں نمایاں اوصاف تھے-

اللہ تعالیٰ محترم آفتاب احمد خان صاحب کو غریق رحمت فرمائے اور اپنے مقربین میں جگہ عطا فرمائے اور جماعت کو آپ جیسے خادم دین تا قیامت عطا فرماتا چلا جائے- آمین-

ہم ہیں اراکین و امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع منڈی بہاؤالدین

Digitized by Khilafat Library Rabwah
خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

ربوہ: 21- اکتوبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت نے آئین میں 15ویں ترمیم کا بل قومی اسمبلی میں پیش کر دیا ہے۔ اس کا مقصد 5۔ جولائی 1977ء کے بعد سے اب تک عوامی عہدوں پر فائز شخصیات اور سروس آف پاکستان سے منسلک تمام افراد کا احتساب کرنے کے لئے نظام طے کرنا ہے۔

○ وفاقی کابینہ نے صدر مملکت کا ایک ریفرنس سپریم کورٹ کو بھیجنے کی موثر بہ ماضی منظوری دے دی ہے۔ کابینہ نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ صدر وزیر اعظم کے مشورے کے بغیر ریفرنس براہ راست عدالت کو نہیں بھیج سکتا۔ اور وزیر اعظم کابینہ کی منظوری کے بغیر مشورہ نہیں دے سکتیں۔ لیکن چونکہ ریفرنس جا چکا ہے اس لئے اب اس کی منظوری دی جاتی ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے قومی اسمبلی میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ احتساب بل اس امر کا آئینہ دار ہے کہ عوام کو ہر حال میں اچھی حکومت دی جائے۔ حکومت پارلیمنٹ کی بالادستی کے متعلق قائد اعظم کے نظریہ کے مطابق کام کر رہی ہے۔ بدعنوانی کے مرتکب افراد کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ صدر کے خط کی روشنی میں سیاسی تقرریوں و تبادلہ کی چھان بین کے لئے تین وزراء پر مشتمل کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔ 1985ء سے ایسی فہرستیں تیار کی جائیں گی۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے حکومت سے دریافت کیا ہے کہ وہ سابق وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو کو فلور ٹیسٹ (اعتماد کا ووٹ حاصل ہے یا نہیں) کے لئے کتنا وقت دے سکتی ہے۔ فاضل چیف جسٹس نے ایڈووکیٹ جنرل کو حکم دیا ہے کہ وہ اس بارہ میں حکومت سے پوچھ کر بتائیں۔ فاضل عدالت نے صوبائی وزراء اور سرکاری ارکان کو وٹو کیس میں فریق بنانے کی استدعا مسترد کر دی گئی ہے ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ وٹو کے پاس اکثریت نہیں تھی۔ اس لئے وہ اعتماد کا ووٹ حاصل نہ کر سکے۔ حکومت کے پاس اکثریت ہے فاضل چیف جسٹس نے سوال کیا کہ اگر آپ کے پاس اکثریت ہے تو پھر وٹو کو فلور ٹیسٹ کا موقع دینے سے کیوں ڈرتے ہیں۔ ایک فاضل جج نے کہا کہ آپ خود بتائیں کہ کیا پہلے کبھی گورنر نے وزیر اعلیٰ کو صرف 18 گھنٹے دیئے ہیں کہ اعتماد کا ووٹ حاصل کرو۔ ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ گورنر پہلے مہلت ہی نہیں دیتا تھا خود برطرف کر دیتا تھا۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ وزیر اعظم یا وزیر اعلیٰ قانون کے مطابق کام کریں تو لوٹ مار نہ ہو۔ سب کے احتساب سے ہارس ٹریڈنگ رک سکتی ہے۔ ہم بھی فرشتے نہیں۔ ایڈووکیٹ جنرل نے دلیل دیتے ہوئے کہا کہ وٹو نے ککئی کو منتخب ہونے کی مبارکباد دی اب خود ہی انہیں ہٹانے کی درخواست کر رہے ہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ امریکہ کے دورے کے دوران مجھے کہا گیا کہ 8۔ ارب روپے دفاعی بجٹ میں سے کم کر دیئے جائیں میں نے یہ مطالبہ ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ میں استعفیٰ دے دوں گی۔ دفاعی بجٹ کم نہیں کروں گی۔ انہوں نے کہا کہ مرتضیٰ کے قتل کے بعد سوچا گیا کہ مستعفی ہو جاؤں لیکن میں ایسا نہیں کروں گی۔ پاکستان کے دشمنوں سے جنگ لڑوں گی۔

○ وزیر اعظم نے لاہور میں بی بی پاک دامن کے عرس کا افتتاح کیا اس موقع پر مزار پر سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے۔ لوگوں نے زبردست نعرے لگا کر وزیر اعظم کا استقبال کیا۔ بیگم نصرت بھٹو کی آنکھوں سے مسلسل آنسو رواں رہے۔ وزیر اعظم کی آمد کے سبب مزار کے اردگرد کی سڑکوں کی سنی گئی وہاں سے تجاوزات ہٹا دیئے گئے۔ اس موقع پر اخبار نویسوں نے وزیر اعظم سے سوال کرنے چاہے تو انہوں نے کہا کہ میں آج کچھ نہیں کہوں گی۔ آج وفاقی کابینہ نے بعض فیصلے کئے ہیں وہی آپ کے لئے خبر ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان ککئی نے کہا ہے کہ اگر شہباز شریف ایل ڈی اے سے میرے تین کروڑ مانگنے کا ثبوت دے دیں تو میں وزارت اعلیٰ چھوڑ دوں گا۔ الزام ثابت نہ ہو تو شہباز شریف پنجاب اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہو جائیں۔ جب تک میرے مولا کو منظور ہے میری کرسی کوئی نہیں چھین سکتا۔

○ سپریم کورٹ نے صدارتی ریفرنس کی سماعت ملتوی کرنے کی حکومتی درخواست مسترد کر دی ہے چیف جسٹس نے کہا کہ حکومت کے پاس تیاری کے لئے کافی وقت تھا۔ اب اس کیس کی سماعت ملتوی کرنے کا کوئی جواز نہیں۔ ہم کافی وقت دیں گے۔ پہلے دو پیٹیشنوں کی سماعت ہو گی۔ اٹارنی جنرل نے استدعا کی کہ اس کی سماعت کے لئے وسیع بنچ تشکیل دیا جائے۔ اس پر فاضل چیف جسٹس نے جواب دیا کہ فیصلہ چاہے دو رکنی بنچ کرے عمل درآمد لازمی ہے۔ مسٹر پیرزادہ اور صدر کے وکیل نے بھی مخالفت کی۔ سماعت کے آغاز میں اٹارنی جنرل نے بتایا کہ حکومت نے صدارتی ریفرنس کو باضابطہ قرار دے دیا ہے۔ اور چیف جسٹسوں کی سفارش پر ججوں کی تقرری کے لئے تیار ہے فاضل عدالت نے مسٹر حبیب وہاب الخیری سے استفسار کیا کہ پاکستان میں پارلیمانی نظام ہے اور وزیر اعظم کی حیثیت کلیدی ہے۔ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وزیر اعظم کا مشورہ لازمی نہیں۔ حبیب وہاب الخیری نے کہا کہ وزیر اعظم خود کو عدلیہ کا سربراہ بھی سمجھتی ہیں۔ اسلام کو سیاست سے خارج نہیں کیا جا سکتا۔ صدر غیر آئینی مشورہ قبول کرنے کا پابند نہیں ہے۔

○ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ نے جامعہ ازہر کے سربراہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں قانون وہی ہوتا ہے جو عدالت تشریح کردے۔

○ شیخوپورہ میں زمبابوے کے خلاف پہلے کرکٹ ٹیسٹ میچ کے چوتھے روز چھکوں کی بارش میں نئے عالمی ریکارڈز کی بھرمار ہو گئی۔ وسیم اکرم اور ثقلین مشتاق نے آٹھویں وکٹ کی شراکت کا 65 سالہ پرانا ریکارڈ توڑ دیا۔ سابقہ ریکارڈ 246 رنز کا تھا جبکہ پاکستانی کھلاڑیوں نے 313 رنز بنا کر نیا ریکارڈ قائم کر دیا وسیم اکرم نے اپنی اننگز میں 12 چھکے لگا کر نیا ریکارڈ قائم کیا۔ قبل ازیں انگلینڈ کے کھلاڑی نے دس چھکے لگانے کا عالمی ریکارڈ قائم کیا تھا۔ وسیم اکرم پاکستان کی طرف سے کپتان کی حیثیت سے سب سے زیادہ رنز بنانے والے کھلاڑی بن گئے۔

○ کابل کی طرف احمد شاہ مسعود کی فوجوں نے یلغار شروع کر دی ہے۔ کابل شہر اور ائرپورٹ پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا۔ کابل سے چھ کلومیٹر دور شدید جنگ ہو رہی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ مسلم لیگ گھر گھر عدالتیں لگائے گی۔ سندھ میں وڈیرہ ازم ختم کر دیں گے۔ پیپلز پارٹی اور فنکشنل لیگ کے کئی سندھی رہنما مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو عرس بی بی پاک دامن کے افتتاح کے لئے صرف ایک گھنٹہ لاہور رہیں وہ مزار پر دعائیں مانگتی رہیں۔ دیگر مصروفیات ترک کر دیں۔ شام کو اسلام آباد جا کر انہوں نے قومی اسمبلی سے خطاب کیا۔

○ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو کی طرف سے لاہور ہائی کورٹ میں دائر کردہ کیس کے متوقع فیصلے کے پیش نظر پنجاب اسمبلی کے ارکان ایک خصوصی پرواز میں اسلام آباد پہنچیں گے اور وٹو کیس کے فیصلہ تک وہیں رہیں گے۔ مختلف ریسٹ ہاؤس خالی کرا لئے گئے ہیں۔ ان کا قیام و طعام بذمہ حکام ہو گیا۔ پی ڈی ایف کی اعلیٰ قیادت کا اجلاس 22۔ اکتوبر کو وزیر اعظم کی صدارت میں ہو گا۔ اگلے روز پارلیمانی پارٹی کا اجلاس ہو گا۔ 25۔ اکتوبر کو پی ڈی ایف کے ارکان مرتضیٰ بھٹو کے چہلم میں شرکت کریں گے۔

○ اٹارنی جنرل سید اقبال حیدر نے اتوار کے روز سپریم کورٹ میں کہا کہ حکومت سیاسی تنازعات کو عدالتوں میں نہیں لانا چاہتی۔ ججوں کی تقرری کے بارے میں صدارتی ریفرنس حکومت نے خیر سگالی کے جذبے کے تحت اپنا لیا ہے۔

○ بھارت کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ حجت کا کیا فائدہ! ہم نے پاکستان کو اس کے حال پر چھوڑ دیا ہے۔ اسلام آباد کے ساتھ اچھے تعلقات کے لئے کوششیں جاری رکھیں گے۔ لیکن مناظرہ جاری نہیں رکھنا چاہتے۔ خیر سگالی کے اظہار کے لئے بہت سی پابندیاں نرم کر دی ہیں۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ صدر اور وزیر اعظم کے درمیان غلط فہمیاں دور ہو گئی ہے۔ اب اپوزیشن خوش ہونا چھوڑ دے۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ وزیر ماحولیات آصف علی زرداری کا اپنا حلقہ انتخاب 'لیاری کراچی' ماحولیاتی آلودگی کی اپنی مثال آپ ہے۔

تبدیلی فون
روزنامہ الفضل کے ٹیلی فون نمبر میں تبدیلی
روزنامہ الفضل ربوہ کا ٹیلی فون 449 کی بجائے تبدیل ہو کر اب 213029 ہو گیا ہے۔ جملہ قارئین کرام نوٹ فرمالیں۔ مینیجر

کارڈلیس ٹیلی فون۔ انٹرکام کی تسلی بخش مرمت کیلئے تشریف لائیں
احمد الیکٹرانکس ریپیئر سروسز
شاپ نمبر 69 الفیصل مارکیٹ لیاقت روڈ راولپنڈی
فون دوکان: 051-536367

مطب حمید (رجسٹرڈ)
مشہور دواخانہ
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ
فون: 254634

ناصر کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی 1 ربوہ
ہمارے ہاں وول کاٹن۔ سلک صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے لئے تشریف لاویں۔ نیز لیدر جیکٹ بھی دستیاب ہیں۔ پروپرائیٹر: سید ناصر احمد
فون: دوکان: 434
گھر: 211244

تریاق معدہ
خرابی ہضم کا موثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ